رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۹۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ٹیلیگرام الفضل لاہور



اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ؛ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ
خطبہ نمبر ۱۷
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
لاہور (پاکستان)

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲ ″

فی پرچہ قیمت ۱ ؍

یوم دوشنبہ
۹ شعبان ۱۳۶۹ھ

| جلد ۳۸ / ۴ | ۲۸ ہجرت ۱۳۲۹ ہش | ۲۸ مئی ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۲۵ |
|---|---|---|---|


## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طبیعت تاحال ناسازہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۵ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ نیز سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

## لنڈن مسجد کے امام چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ پاکستان آرہے ہیں

لنڈن ۲۷ مئی۔ امام مسجد احمدیہ لنڈن چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ پانچ سال خدمت اسلام بجا لانے کے بعد ۲۲ جولائی کو واپس پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان ربوہ میں واپسی پر آپ کو مرکز میں کسی دوسرے کام پر لگایا جائے گا۔ آپ نے سٹار کے نمائندہ خصوصی کو انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ وہ اپنے قیام کے عرصے میں اسلام کے متعلق پھیلی ہوئی بہت سی غلط فہمیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہر قسم اور نظریے کے لوگ جن میں پارلیمنٹ کے ارکان اور عیسائی معلم تک بھی شامل ہیں اکثر اوقات مسجد میں تشریف لاتے رہے اور انہوں نے موجودہ دنیا میں اسلامی نظریات کی قدر و قیمت کے متعلق مکمل آگاہی حاصل کی ہے۔ امام باجوہ نے برطانیہ میں اسلامی اداروں کے قیام کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ پریس پر نگاہ رکھنے اور اسلام سے متعلقہ غلط فہمیوں کی تردید کرنے کے سلسلے میں بے حد مفید ثابت ہوئے ہیں۔ آپ نے اس سلسلے میں روچیسٹر کے بشپ کے ایک بدنام بیان کا حوالہ دیا جس کے خلاف اسلامیان برطانیہ نے فوراً اقدام کیا۔ آپ نے آخر میں کہا میں نے اپنے قیام کا عرصہ واقعی انتہائی خوشگواری سے گذارا ہے۔

لاہور ۲۷ مئی۔ پنجاب میں فصل گندم بابت سال ۵۰-۱۹۴۹ء کے تیسرے اندازے کے مطابق رقبہ زیر کاشت کا موجودہ تخمینہ ۸۰ لاکھ ۷۰ ہزار ایک سو ایکڑ لگایا گیا ہے اور پیداوار ۲۸ لاکھ ۹۴ ہزار ٹن جو پچھلے سال کے اندازے کے مقابلے میں علی الترتیب ایک فیصدی اور نو فیصدی کم ہے۔

## تھرڈ اور انٹر کے ڈبوں میں پنکھے

کراچی ۲۷ مئی۔ حکومت پاکستان نے ریل گاڑیوں کے تھرڈ اور انٹر کلاس کے نئے ڈبوں میں بجلی کے پنکھے لگانے کی منظوری دیدی ہے نئے ڈبوں میں سیٹوں کے درمیان جگہ زیادہ رکھی جائے گی اور پانی پینے کی سہولت بھی بہم پہنچائی جائے گی۔

## سر اوون ڈکسن نے کام شروع کر دیا

نئی دہلی ۲۷ مئی۔ اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن نے ہندوستان پہنچتے ہی اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ آج آپ نے صدر جمہوریت سے ملاقات کی۔ آپ آج پنڈت نہرو اور امور خارجہ کے ارکان سے بھی ملے۔

# مجھے یقین ہے کہ فریقین کے تعاون سے مسئلہ کشمیر تسلی بخش طور پر حل ہو جائیگا

(ڈکسن)

نئی دہلی ۲۷ مئی۔ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں مامور اقوام متحدہ کے نمائندہ سر اوون ڈکسن نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ اب دونوں فریقوں کے تعاون سے مسئلہ کشمیر تسلی بخش طور پر بہت جلد حل ہو جائے گا۔ آج صبح آپ نے نئی دہلی میں پہنچتے ہی اخباری نمائندوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے یہ بیان دیا۔ آپ نے سب سے پہلے اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کیا جو اس عہدہ کو سونپ کر اس سلسلے میں پاکستان و ہندوستان نے ان کی کی ہے۔ آپ نے کہا میں جانتا ہوں میرا کام بہت دشوار ہے اور جو اہم ذمہ داری اس سلسلے میں میرے کندھوں پر ڈالی گئی ہے مجھے اس کا بھی شدید احساس ہے۔ لیکن دراصل یہ ذمہ داری تنہا میری نہیں بلکہ اس اہم اور دشوار ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پاکستان اور ہندوستان بھی میرے برابر کے شریک ہیں۔ آپ نے کہا جس طرح اس سلسلے میں دونوں ملکوں نے خیر سگالی اور تعاون کا یقین دلایا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ عوام اور اخبارات بھی اس سلسلے میں میری پوری حمایت کریں گے۔ آپ نے بتایا کہ وہ نئی دہلی میں کچھ روز ٹھہر کر کراچی جائیں گے۔ مگر ابھی تک کوئی آخری پروگرام طے نہیں پایا۔ آپ نئی دہلی میں صدر جمہوریہ ہندوستان کے مہمان ہوں گے۔ فضائی چوگان پر آج آپ کا اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خاص نمائندے مسٹر ایرک کالبن اور دوسرے افسروں اور ہندوستان میں مقیم آسٹریلوی ہائی کمشنر نے استقبال کیا۔

## بیگم سلمیٰ تصدق حسین کی کانفرنس

لاہور ۲۷ مئی۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے آج ایک پریس کانفرنس میں اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے متعلق بعض مشکلات پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہندوستان اور پاکستان میں جو عورتیں ابھی برآمد ہوں ان کا تبادلہ فوری طور پر عمل میں آ جانا چاہئے۔

آپ نے فرمایا رشتہ داروں کی تلاش اور بعض دیگر امور کے متعلق آخری فیصلے بعد میں کئے جا سکتے ہیں۔ اگر یہ طریق اختیار کر لیا جائے تو پھر بازیابی کی رفتار بہت زیادہ بہتر ہو سکتی ہے۔ اور یہ مسئلہ جو دونوں حکومتوں کیلئے سخت پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے خاطر خواہ طریق پر حل ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں بعض اور تجاویز بھی بیان فرمائیں جنہیں عورتوں کی برآمدگی کے متعلق مشترکہ ذمہ داری مشترکہ پولیس پارٹیز کی تشکیل مشرقی کانفرنسوں کی آزادانہ نقل و حرکت کے سلسلے میں پوری پوری سہولتوں کی فراہمی خیر سگالی کے غیر سرکاری وفود کے مسلسل دورے اور ایک دوسری مملکت میں گائیڈوں کی تعداد میں حسب ضرورت اضافہ وغیرہ کی تجاویز بھی شامل تھیں۔

آپ کے اندازے کے مطابق ابھی تک ۳۶ ہزار اغوا شدہ عورتیں ہندوستان میں

## مختصرات

کوئٹہ ۲۷ مئی۔ بلوچستان مسلم لیگ کی سالانہ کانفرنس اگلے مہینے کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہو گی۔

ہیگ ۲۷ مئی۔ انڈونیشیا کے متعلق ہالینڈ کے ایوان نمائندگان نے آج ۳۱ کے مقابلے میں ۵۳ ووٹوں سے حکومت کی پالیسی کی تصدیق کر دی۔

باجیو ۲۷ مئی۔ آج یہاں ایشیا کے سات ملکوں کی کانفرنس کا خفیہ اجلاس ہوا جس میں اقتصادی اور معاشرتی مسائل زیر بحث آئے امید ہے آج کسی ادارے کے مستقل قیام کا بھی آج فیصلہ ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ گرلز گائیڈز اور گرل سکاؤٹس کی کانفرنس ۳۱ جولائی کو منعقد ہو گی۔ جس میں عالمگیر انجمن کے ۲۰ ارکان شرکت کریں گے۔

موجود ہیں۔ علاوہ ازیں ایک اطلاع کے مطابق ۱۵ مئی ۱۹۵۰ء تک ۱۳۱۴۵ عورتیں برآمد ہو کر ہندوستان سے پاکستان آ چکی ہیں نیز غیر مسلم عورتیں پاکستان سے ہندوستان بھیجی گئی ہیں ان کی تعداد ۵۰۰۶ ہے۔

(سٹاف رپورٹر)

## فوجیں نکالنے کیلئے شرط

لنڈن ۲۷ مئی۔ خبر ملی ہے کہ برطانیہ نے مصر سے اپنی فوجیں نکالنے کی تجویز کو اس شرط پر منظور کر لیا ہے کہ دونوں ملکوں میں پہلے فوجی اتحاد کا معاہدہ ہو جائے۔

## مراعات پر نظر ثانی

بغداد ۲۷ مئی۔ عراقی حکومت آجکل تیل کی کمپنیوں سے از سر نو خط و کتابت کر رہی ہے کیونکہ وہ مراعات پر نظر ثانی کرنا چاہتی ہے یہ نظر ثانی اس لئے کی جا رہی ہے کہ اول حکومت کے حصے بڑھائے جائیں عوام ذاتی سرمایہ لگائیں اور تیسرے یہ کہ عراقی باشندوں کو مشینیں چلانے کی تربیت دی جائے۔

## کوئٹہ میں راشن ختم

کراچی ۲۷ مئی۔ آج پیرزادہ عبدالستار نے اخبار نویسوں کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ کوئٹہ میں راشن بندی ۱۵ جون سے ختم کر دی جائے گی۔



ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل —— لاہور

مورخہ ۲۰ مئی ۵۰ء

# اے احمدی نوجوان! اپنی زندگی وقف کر



جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا کام تبلیغ ہے۔ دوسرا کام تبلیغ ہے۔ اور تیسرا کام تبلیغ ہے۔ اگر ہم سے کوئی سوال کرے۔ ایک بار نہیں ہزار بار نہیں۔ لاکھ بار سوال کرے۔ تو ہم یہی کہیں گے۔ کہ جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا کام تبلیغ ہے۔ اور سب سے آخری کام تبلیغ ہے۔ الغرض ایک احمدی کا اوڑھنا بچھونا سوا تبلیغ کے اور کچھ نہیں۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے۔ سوتے۔ جاگتے۔ کوئی حالت ہو۔ کوئی وقت ہو۔ دن ہو یا رات ہو۔ ایک احمدی کا سب سے دلچسپ اور سب سے دل پسند شغل سب سے اہم شغل یہی ہے۔ کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ہمیشہ مصروف رہے۔ تبلیغ ہی اسکی خوشی ہے۔ تبلیغ ہی اسکی مسرت اور تبلیغ ہی اسکی زندگی ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسکو کھڑا ہی اس لئے کیا ہے۔ کہ وہ اسکی تبلیغ ساری دنیا میں پہنچائے۔ اس کا سفر حضر راحت و آرام سب کچھ اسی مقصد کے حصول کے لئے ہے۔ وہ پہلے دن سے ہی اس کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ اسکو نئی زندگی اسی لئے عطا کی گئی ہے۔ کہ اسکی ہر ہر حرکت اس کے اعضاء کی ہر ہر جنبش۔ اسکی پلک کی ہر ہر جھپک توحید باری تعالےٰ اور رسالت خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا نصب کرنے کے کام آئے۔ ورنہ سوچئے تو سہی۔ احمدی بن کر ساری دنیا سے دست و گریبان ہونے کے اور معنی ہی کیا ہیں۔ کیا ہم اس لئے احمدی بنے ہیں۔ کہ دنیا کا مال و زر ہمارے قبضہ میں آجائیگا۔ کیا ہم اس لئے احمدی بنے ہیں۔ کہ ہمیں حکومت میں رسوخ حاصل ہو جائے گا۔ کیا ہم اس لئے احمدی بنے ہیں۔ کہ دنیا میں ہماری عزت و توقیر بڑھے گی؟ ذرا سوچئے کہ [illegible] ہے۔ ہم [illegible] ان تمام چیزوں پر لات مار کر احمدیت میں [illegible] ہوئے ہیں۔

کیا احمدیت کی خاطر ہمارے مال و دولت نہیں برباد ہوئے؟ کیا احمدیت کی خاطر ہم [illegible] سے محروم نہیں کئے گئے؟ کیا احمدیت کی خاطر ہمارے رشتہ داروں اور ہمارے عزیزوں تک نے ہم کو نہیں ستایا۔ ہمیں برادریوں سے نہیں نکالا۔ ہمارا حقہ پانی نہیں بند کیا گیا۔ ہمارے راستے مسدود نہیں کئے گئے۔ ہمیں مارا پیٹا نہیں گیا۔ نہیں نہیں کیا احمدیت کی خاطر ہمیں قتل نہیں کیا گیا۔ ہمیں سنگسار نہیں کیا گیا۔ ہماری تخویف نہیں کی گئی۔ کونسا دکھ ہے۔ جو ہمیں احمدیت اور صرف احمدیت کی خاطر نہیں دیا گیا۔ کونسا ظلم و ستم ہے۔ جو ہم نے صرف احمدیت کی خاطر برداشت نہیں کیا۔ کیا صرف احمدیت کے لئے ہمارے جلسوں پر اینٹوں اور پتھروں کی بارشیں نہیں کی گئیں۔ کیا صرف احمدیت کی خاطر سٹیج پر سے گلیوں کے موڑوں پر اور بازاروں کے چوکوں میں فحش سے فحش گالیاں ہمیں نہیں دی گئیں؟ کیا صرف احمدیت کی خاطر ہمیں دکھ دینے کے لئے ہمارے جان سے پیارے عزت و ناموس سے عزیز تر بزرگوں پر ہمارے منہ پر برا بھلا نہیں کہا جاتا۔ اور کیا ہم صرف احمدیت کے لئے اس کو برداشت نہیں کرتے؟

کتنی آندھیاں ہیں جو ہمارے خلاف اٹھائی جاتی ہیں۔ کتنے طوفان ہیں جو برپا کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم یہ سب کچھ برداشت کرتے ہیں کس لئے۔ ایمان کے لئے۔ احمدیت کے لئے۔ تبلیغ اسلام کے لئے۔ ہم کہتے ہیں کئے جاؤ جو تمہاری مرضی ہے۔ ہم سب دکھ سہیں گے۔ ہم سب مظالم برداشت کریں گے۔ تمام دنیا ہماری مخالفت پر ایک محاذ قائم کرلے۔ زمین و آسمان کی تمام آفتیں ہم پر برسا دو۔ ہم سب کچھ چھوڑ دیں گے۔ گھر بار چھوڑ دیں گے۔ مال و دولت چھوڑ دیں گے۔ عزت و توقیر چھوڑ دیں گے۔ ہم جان بھی دے دیں گے۔ الغرض جو کچھ زمین پر اور آسمان کے نیچے ہمارا ہے ہم وہ سب کچھ چھوڑ دیں گے۔ مگر ایک نہیں چھوڑیں گے تو اعلائے کلمۃ الحق۔ ایک نہیں چھوڑیں گے تو تبلیغ اسلام نہیں چھوڑیں گے۔ ہماری آخری سانس بھی اسی ایک مقصد پر قربان ہوگی۔

یہ ہیں ایک احمدی بچے۔ ایک احمدی نوجوان۔ ایک احمدی بوڑھے کے جذبات۔ ہم نے ایک مدھم سا نقشہ ان جذبات کا کھینچ کر دکھایا ہے۔ یہ صرف ایک خاکہ ہے۔ چند خطوط اور نقوش کا مجموعہ ہے۔ چند بے رنگ نقوش ہیں۔ اس سے وہ کیفیت وہ حقیقت واضح نہیں ہوتی۔ جو ایک سچے احمدی کے دل میں موجود ہے۔ یہ الفاظ قطعاً اس حقیقت حال کی ترجمانی نہیں کرتے۔ جو ایک احمدی خاص کر نوجوان احمدی کی ذہنیت کا خاصہ ہے۔ اس سے ہرگز اس حالت کی غمازی نہیں ہوتی۔ جو ایک احمدی کے قلب و دماغ کی حالت ہے۔

اگر کوئی چاہے۔ تو جان سکتا ہے۔ کہ کتنے احمدی والدین ہیں۔ جنہوں نے اپنے بچوں کی زندگیاں صرف احمدیت کے لئے وقف کر دی ہوئی ہیں۔ ایک والد کو ایک والدہ کو اپنے پیارے بچے سے کیا کیا امیدیں وابستہ نہیں ہوتیں۔ لیکن ایک احمدی والد اور ایک احمدی والدہ کی امید جو اپنے بچے سے وابستہ ہے۔ وہ ایک اور صرف ایک ہی ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی خدا تعالےٰ کے دین کے کام کے لئے وقف کر دے۔ کتنے احمدی نوجوان ہیں۔ جنہوں نے اپنی قابلیتیں۔ اپنے عزائم۔ اپنی تمام زندگی تبلیغ اسلام کے سامنے بطور نذرانہ پیش نہیں کر دی؟

احمدیت ایک آواز ہے۔ ایک آسمانی آواز اللہ تعالیٰ کا مطالبہ کہ وہ اسلام جو زمین سے اٹھ گیا ہے۔ اس کو ثریا سے اتار کر پھر زمین پر لے آؤ۔ احمدیت ایک خدائی پیغام ہے۔ کہ قرآن مجید کی تعلیم جو مسلمانوں کے دلوں سے محو ہو چکی ہے اسکو از سرِ نو دلوں پر نقش کر دو۔ یہ ایک منادی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے حکم پا کر مسیح زماں مہدی دوراں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے کی ہے۔ کہ اے فرزندان اسلام اٹھو اور ساری دنیا میں پھیل جاؤ۔ اور دنیا کے کناروں پر اللہ تعالےٰ کے نور کے مینار بنا دو۔ دنیا کے گوشے گوشے سے اندھیروں کو بھگا دو۔ دنیا کے چپہ چپہ سے باطل و کفر کی تاریکیاں فرار کر دو۔

اے احمدی نوجوان یہ آواز یہ پیغام یہ منادی تیرے لئے ہے۔ تو نے اس کو سنا ہے۔ یہ تقاضا تجھی سے ہے۔ یہ مطالبہ تجھی سے ہے۔ یہی آواز قادیان سے اٹھی تھی۔ اور اب ربوہ کی پہاڑیوں سے ٹکرا کر اور بھی بلند اور بھی دلدوز ہو گئی ہے۔ وہ صدا جو ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ نے مکہ میں بلند کی تھی اور جو فاران کی گھاٹیوں سے ٹکرائی تھی وہی یہ صدا ہے۔ جو آج خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز "ربوہ" کی بے آب و گیاہ وادی سے بلند کر رہے ہیں۔ یہ آواز تجھ کو اپنی فطرت کی طرف بلا رہی ہے۔ احمدیت کا اساسی مطالبہ ہے :- اے احمدی نوجوان اپنی زندگی وقف کر:-

## "الفضل" اور ڈاکخانہ

لاہور سے جتنے روزانہ اخبار نکلتے ہیں۔ یقیناً الفضل ہی ایسا ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بذریعہ ڈاک ارسال ہوتا ہے۔ اسی لئے الفضل کو سب سے زیادہ ڈاکخانہ کے ظلم و ستم کا نشانہ بھی بننا پڑ رہا ہے۔ ہم نے ایک دفعہ نہیں بیسیوں سینکڑوں دفعہ ارباب حل و عقد کی توجہ اس طرف منعطف کرائی ہے۔ اور کئی کئی طریقوں سے کوشش کی ہے۔ کہ کسی طرح یہ نقص رفع ہو جائے۔ مگر جوں جوں دوا کرتے رہے ہیں۔ مرض بڑھتا ہی گیا ہے۔ ہم نے ہی نہیں بلکہ ہمارے خریداروں نے بھی فرداً فرداً مقامی اور مرکزی حکام کو مطلع کیا ہے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ شکایتوں کی روزانہ تعداد بڑھتی ہی چلی گئی ہے۔ اگر ہم الفضل سے اندازہ لگائیں۔ تو ہمیں حیرانی ہے۔ کہ یہ پبلک ادارہ چل کس طرح رہا ہے۔ اور ملک کا نظام جہاں تک ڈاکخانہ کا تعلق ہے قائم کس طرح ہے۔ ہمیں یقین نہیں آتا۔ کہ ملک کا باقی کاروبار بھی جو بذریعہ ڈاکخانہ ہو رہا ہے۔ ایسا ہی خراب ہے۔ جیسا کہ الفضل کے متعلق ہم نہیں چاہتے تھے۔ کہ بذریعہ اخبار اپنی شکایت پیش کریں۔ لیکن ع

نالہ آتا ہے اگر لب پہ تو مجبور ہیں ہم

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسلسلہ اعلان مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۴ مئی ۵۰ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

"اعلان کیا جائے۔ کہ اب بھی انجمن نے قاعدہ کے مطابق کام نہیں کیا۔ کیونکہ فیصلہ میں یہ نہیں لکھا۔ کہ یہ قرضہ کس قسط سے ادا کیا جائے گا۔ بےشک آپ نے قاعدہ کا حوالہ دیا ہے۔ مگر قاعدہ کا حوالہ کافی نہیں ہوتا۔ لکھنا چاہیئے تھا۔ کہ اتنی رقم کا اتنا حصہ ماہوار کٹ کر قرضہ وصول ہوگا۔"

(ناظر اعلیٰ)

## تعلیم الاسلام کالج - اپنی قسم کا واحد ادارہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"یورپ کے فلسفہ کی اس وقت اسلام کے ساتھ ایک عظیم الشان جنگ جاری ہے۔ اور اسی فلسفہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں کبھی روح کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں کبھی مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں۔ جو لوگوں کے قلوب میں پیدا کر کے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اسی زہر کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ وہ کالج جن میں یورپ کا یہ فلسفہ پڑھایا جاتا ہے۔ انہی کالجوں میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں جو [illegible] کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے والے ہوں۔...... مگر ایسے مواقع قادیان سے باہر ہندوستان میں کسی کالج میں میسر نہیں آسکتے۔ بلکہ ہندوستان کیا ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں۔ جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو" (الفضل [illegible])

فرسٹ ایئر میں داخلہ میٹرک کا نتیجہ شائع ہونے کے دس دن بعد شروع ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔

(پرنسپل)

نمبر ۲۱

# خطبہ جمعہ

## السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ

## تم یہ نہ دیکھو کہ یہ قربانی کتنی بھاری ہے بلکہ یہ دیکھو کہ تمہیں جو انعام ملیگا وہ کتنا بھاری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۵ رمئی سنہ ۱۹۵۰ء - بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سب سے پہلے تو میں نظارت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ آٹھ ماہ سے ہماری مسجد بن رہی ہے۔ قواعد عمارت کے لحاظ سے یہ مسجد آج سے چار ماہ پہلے ختم ہو جانی چاہیئے تھی۔ لیکن ابھی شاید موجودہ رفتار کے لحاظ سے آٹھ سال اور لگ جائیں۔ آخر

### عہدہ داروں کی غرض

یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور اسے ادا کرنے کی کوشش کریں۔ بہرحال جب اس میں تاخیر ہوئی ہے۔ تو اس کی بعض وجوہات ہی ہو سکتی ہیں۔ یا تو سامان نہیں ملتا۔ یا کام کرنے والے نہیں ملتے۔ یا افسر سست اور غافل ہیں۔ ان میں سے کوئی وجہ بھی ہو۔ اس کی اصلاح اور درستی کے لئے دنیا میں سامان موجود ہیں۔ اس مسجد کے لئے بہرحال ایسے سامان کی تو ضرورت نہیں۔ جو دنیا میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ یا اس کے لئے ایسے معماروں اور مزدوروں کی ضرورت ہے۔ جو دنیا میں نہیں ملتے۔ اور نہ موجودہ نگران تعمیر ایسے ضروری وجود ہیں۔ کہ اگر وہ فوت ہو گئے۔ تو آئندہ عمارتیں نہیں بنیں گی۔ یا جب وہ پیدا نہیں ہوئے تھے تو دنیا میں عمارتیں نہیں ہوتی تھیں۔ بلکہ لوگ غاروں میں رہتے تھے۔ ان کے ہوتے ہوئے بھی مسجدیں بنیں گی۔ اور یہ مر گئے تو بھی مسجدیں بنیں گی۔ پس اب جو مسجد نہیں بن رہی۔ تو یہ سستی وغیرہ ہے ... کی وجہ سے

### عہدہ داروں کا اپنے فرائض کو سمجھنا

ضروری ہے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ خطرناک نکل رہا ہے اور لوگ جمعہ سے بچ رہے ہیں۔ دھوپ کی برداشت ان سے نہیں ہوتی۔ جمعہ میں پہلے سے نصف حاضری ہوتی ہے۔ اس کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو لوگ عین وقت پر آنا چاہتے ہیں۔ تا دھوپ سے بچ سکیں۔ یا جو لوگ باہر سے آتے تھے وہ اب نہیں آتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ باہر سے دھوپ برداشت کر کے آتے ہیں۔ اور یہاں بھی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ دھوپ میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر مسجد پر چھت پڑ جائے۔ تو جتنے آدمی اب یہاں بیٹھے ہیں ان سے زیادہ عمارت میں آ سکتے ہیں۔ اور اگر شامیانہ لگا لیا جائے۔ تو اور گنجائش بھی نکل آتی ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر شامیانے لگ جائیں۔ تو آٹھ دس ہزار آدمی کی گنجائش ہو سکتی ہے پس نظارت کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ لوگ اندھے ہیں۔ لوگوں کی آنکھیں ہیں وہ دیکھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ یہ افسر نا قابل ہیں۔ وہ اس بات کا لحاظ کر کے کہ یہ

### صدر انجمن احمدیہ کے ناظر

ہیں چپ کر جائیں۔ تو اس سے عیب چھپ نہیں جاتا اگر لوگ بظاہر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور دل میں وہ برا مناتے ہیں۔ تو اس سے عیب چھپ نہیں جاتے۔ خاموشی سے یہ اندازہ نہ لگا لیا کرو۔ کہ لوگ تمہاری عزت کرتے ہیں۔ اپنے کام کو دیکھو اگر تمہارے کام میں کوئی نقص ہے۔ تو سمجھ لو۔ کہ اگر کوئی شخص تمہاری تعریف بھی کرتا ہے۔ تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اور اگر خاموش ہو جاتا ہے۔ تو وہ تمہارا لحاظ کرتا ہے۔ دو ہفتہ ہوئے میں نے

### تبلیغ کے متعلق خطبہ

دیا تھا۔ نا ظر اعلےٰ ناظر تبلیغ کسی کے اندر اتنی بھی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔ جتنی کہ ایک چیونٹی کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ ان لوگوں کے دل مردہ ہو چکے ہیں۔ اور اب یہ صرف تنخواہ دار نوکر ہیں۔ اور وہ بھی بے ایمان قسم کے۔ مجھے ان لوگوں کو الگ کر کے ... کو پاک کرنا پڑیگا۔

اس کے بعد میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تحریک جدید وہ محکمہ ہے۔ جس کے سپرد ہندوستان اور پاکستان سے باہر کی تبلیغ ہے۔ عرب۔ ایران۔ افغانستان۔ شام۔ مصر۔ سوڈان ایسٹ افریقہ کے ممالک۔ ویسٹ عرب کے ممالک ساؤتھ افریقہ کے ممالک۔ سپین۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ بلجیم۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ انگلینڈ اور یورپ کے دوسرے ممالک۔ انڈونیشیا۔ ملایا۔ سیلون۔ برما۔ فلپائن۔ انڈوچائنا۔ تھائی لینڈ۔ جاپان۔ چین۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ۔ برازیل۔ کینیڈا۔ ارجنٹائن اور ہزاروں ہزار جزائر جو امریکہ اور انڈونیشیا کے درمیان واقع ہیں۔ ان سب کی تبلیغ تحریک جدید کے سپرد ہے۔ جب میں نے

### تحریک جدید

جاری کیا ہے۔ اس وقت صرف تین مبلغ ویسٹ افریقہ میں تھے۔ ایک مبلغ ایسٹ افریقہ میں تھا۔ ایک مبلغ ممالک عربیہ میں تھا۔ ایک مبلغ انگلینڈ میں تھا۔ دو مبلغ انڈونیشیا میں تھے۔ ایک مبلغ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں تھا۔ ایک مبلغ ماریشس میں تھا۔ یہ سارے کوئی نو دس کے قریب بنتے ہیں۔ تحریک جدید کے قیام کے بعد یہ سلسلہ وسیع ہونا شروع ہوا۔ تین مبلغ انڈونیشیا میں زائد کئے گئے۔ ملایا میں تین مبلغ بھیجے گئے۔ جن میں دو مبلغ اب انڈونیشیا میں کام کر رہے ہیں۔ ایک اور مبلغ ملایا میں بھیجا گیا۔ وہ بھی اب انڈونیشیا میں کام کر رہا ہے۔ اور ایک مبلغ بورنیو میں کام کر رہا ہے۔ یہ آٹھ مبلغ وہاں زائد کئے گئے ہیں۔ گیارہ مبلغ ایسٹ افریقہ میں گئے ہیں۔ دو مبلغ عرب ممالک میں گئے ہیں۔ دو ایران میں گئے ہیں انگلستان میں دو مبلغ زائد مقرر کئے گئے ہیں۔ امریکہ میں تین مبلغ زائد کئے گئے ہیں۔ ویسٹ افریقہ میں قریباً ۱۸ مبلغ زائد کئے گئے ہیں۔ دو مبلغ ہالینڈ میں مقرر کئے گئے ہیں سپین۔ فرانس اور سوئٹزرلینڈ میں ایک ایک مبلغ مقرر کیا گیا۔ یہ

### اکاون مبلغ

ہوئے جو تحریک جدید کے قیام کے بعد مقرر کئے گئے ہیں (ویسٹ افریقہ کے کالج کے لئے جو دو نوجوان بھیجے گئے ہیں۔ وہ ان کے علاوہ ہیں) گویا ان دنوں نو مبلغین کی جگہ ساٹھ مبلغین ہو گئے۔ اور یہ سات گنا ترقی ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ نو سے ساٹھ ہو گئے بلکہ نو مبلغ جو پہلے گئے تھے ان کا کوئی قائمقام پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ وہ نو کے نو ہی تھے۔ ان میں سے جب کسی کو بلانے کا سوال آتا تھا۔ تو جب کہ میں نے پہلے خطبہ میں بتایا تھا صدر انجمن احمدیہ بعض دفعہ مڈل پاس لوگوں کے نام پیش کر دیتی تھی۔ اس وقت ۳۰ کے قریب علماء اور ہیں۔ جو یہاں تیاری کر رہے ہیں۔ ریزرو فوج کے طور پر کچھ لوگ ان کے علاوہ بھی ہیں۔ تین سکول میں بطور ٹیچر کام کر رہے ہیں۔ آٹھ کے قریب کالج میں پروفیسر ہیں ۸ - ۹ کے قریب ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کام کر رہے ہیں ان لوگوں کو اعلےٰ تعلیم دلوا کر ان کاموں پر لگایا گیا ہے جب ضرورت ہو یہ لوگ تبلیغ کا کام بھی دے سکتے ہیں۔ اور مختلف مقامات پر ان کے ذریعہ کالج بھی کھولے جا سکتے ہیں۔ مثلاً پہلا کالج جو ویسٹ افریقہ میں کھولا گیا ہے۔ اس کے لئے تحریک جدید نے ایک واقف زندگی کو انگلینڈ بھیجا۔ اور تین سال تک تعلیم دلوا کر پی۔ ایچ۔ ڈی کروایا۔ اور اب اسے وہاں پرنسپل مقرر کیا گیا ہے۔ یہاں سے ایک بی۔ اے بی۔ ٹی ان کے نائب کے طور پر گئے ہیں۔ اس قسم کے جب اور کالج قائم ہو گئے۔ تو مسلمان جن کے پاس اور کوئی کالج نہیں ہمارے ہی کالجوں میں تعلیم حاصل کریں گے۔ اور لازمی بات ہے۔ کہ وہ احمدی ہو جائیں گے۔ اور جو احمدی نہ ہوں گے۔ وہ بوجہ اسکے کہ انہوں نے احمدی اساتذہ سے تعلیم حاصل کی ہوگی احمدیت سے متاثر ہوں گے۔ اور جہاں کہیں بھی کوئی ایسا سوال پیش آئیگا۔ احمدیت سے ہمدردی کا اظہار کریں گے۔ ہمارا یہ پہلا تجربہ ہے اور ارادہ ہے۔ کہ اسکے علاوہ ایسٹ افریقہ۔ ملایا اور انڈونیشیا میں بھی کالج کھولے جائیں تا آئندہ تعلیم یافتہ طبقہ احمدی علماء کا ممنون منت ہو۔ یہ ریزرو فوج اگر ملا لی جائے تو ۶۰ - ۷۰ کے قریب ... اور آدمی ... پاس موجود ہیں۔ اور وقت پر کام دے سکتے ہیں۔ پھر اگر وہ آدمی بھی ملا لئے جائیں جو تنظیم کے لئے دفاتر میں لگا لئے گئے ہیں۔ اور علماء جو مبلغ تیار کرنے پر لگائے گئے ہیں۔ تو سوا سو آدمی یہ بھی ہو جاتا ہے۔ جن کو دفاتر سے نکال کر تبلیغ کے کام میں لگایا جا سکتا ہے۔ اور اگر ان طالب علموں کو بھی ملا لیا جائے۔ جن کو وظیفہ دیکر تحریک جدید تعلیم دلوا رہی ہے۔ تو وہ بھی چالیس پچاس کے قریب ہوں گے۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء انکے علاوہ ہیں۔ گویا ۱۵ سال میں ۱۴ گنا زیادہ ترقی ہو چکی ہے اور اگر صحیح طور پر تنظیم کی جائے۔ تو آئندہ چند سال میں شاید پچاس ساٹھ گنے سے بھی زیادہ ہو جائیں۔

ہمارے ملک میں ایک گریجوایٹ یا اسکے قائمقام کی اوسط تنخواہ سو سے دو سو روپیہ ماہوار کے درمیان ہے اور غیر ممالک میں اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور پھر جو سفر خرچ ہوا کرتا ہے۔ وہ آنا جانا اور ادھر لگ جاتا ہے۔ ہمارا کام چونکہ تبلیغی ہے۔ مبلغ کا آنا جانا جلسے کرنا اشتہارات اور مختلف ٹریکٹ شائع کرنا اور اسی طرح کے اور بہت سے اخراجات

ہی کرتے تھے۔ اس کام میں سائر بھی مفید ہو سکتا ہے۔ جب وہ عملہ کی تنخواہوں سے تین گنے ہو۔ اس حساب سے اگر ہم صحیح طور پر تبلیغ کریں تو باہر کے مبلغین اور ان کے قائمقام مبلغین جو یہاں تیار ہو رہے ہیں اور ان پر جو سائر اخراجات ہوئے ہیں موجودہ حالت میں ان کی اوسط چالیس ہزار روپے ماہوار ہو جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کام کے لئے ہمیں کم از کم

**چار لاکھ اسی ہزار روپیہ سالانہ**

کی ضرورت ہے اور اگر انتظامی عملہ کو اس میں شامل کر لیا جائے۔ تو یہ کم از کم چھ لاکھ روپیہ سالانہ کا خرچ ہو جاتا ہے لیکن جیسا کہ پچھلی تحریک کے موقعہ پر میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی پہلے دور کے وعدے دو لاکھ ستر ہزار روپیہ کے قریب ہوئے ہیں۔ اور دوسرے دور کے وعدے ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کے قریب ہوئے ہیں۔ اس سال بڑی تحریک کے بعد دوسرے دور کے وعدے ایک لاکھ تیس ۳۰ ہزار تک پہنچے ہیں اور دفتر اول کے وعدے وہی دو لاکھ ۷۰ - ۸۰ ہزار کے درمیان ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ میں نے یہ ڈالا ہے کہ جو اخراجات وہ بیرونی تبلیغ پر خرچ کر رہے تھے۔ یا جو کارکن انہوں نے تحریک جدید سے مانگ کر لئے ہیں۔ انکی تنخواہیں وہ تحریک جدید کو دیا کریں اور تحریک جدید انہیں اپنے پاس سے الاؤنس دیا کرے اس طرح ایک لاکھ چالیس ہزار کی رقم تحریک جدید کو ملتی ہے یعنی یہ رقم ناظروں نائب ناظروں، کلرکوں پروفیسروں استادوں اور دیگر کارکنوں کے بدلہ میں صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید کو دیتی ہے۔ یہ ساری رقم پانچ لاکھ چالیس ہزار روپیہ بن جاتی ہے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے اگر صحیح طور پر ہم خرچ کریں تو ہمیں چھ لاکھ روپیہ سالانہ کی ضرورت ہے۔ میں نے اس رقم میں صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنیوالے واقفین کے اخراجات کو شامل نہیں کیا۔ اس لئے ان کے بدلہ میں جو رقم تحریک جدید کو ملتی ہے وہ بھی اس میں شامل نہیں کرنی چاہیئے۔ اس آمد کو اگر الگ کر لیں تو ہمیں صرف چار لاکھ روپیہ کی آمد ہوتی ہے اور خرچ کے لئے ہمیں چھ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ دفتر دوم اسوقت تک کام کرنا شروع کرے گا۔ جب دفتر اول والے اپنا کام ختم کر لینگے۔ اسلئے دفتر دوم کی آمد بھی اس میں سے نکال لینا چاہیئے اس طرح درحقیقت ہماری آمد پونے تین لاکھ ہے۔ اور خرچ کم از کم چھ لاکھ کا ہے یہ صاف بات ہے کہ ہم چھ لاکھ روپیہ خرچ نہیں کرتے جب ہمیں چھ لاکھ روپیہ وصول ہی نہیں ہوتا۔ تو خرچ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاں یہ درست ہے کہ ہم چھ لاکھ روپیہ خرچ نہیں کرتے۔ وہاں یہ بھی درست ہے کہ ہم اتنے اخراجات میں خراب قسم کا کام کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم ایک مبلغ کو زیادہ سائر اخراجات دیں اور وہ دورے کر کے تقریریں کرتا ہے۔ تو لازمی بات ہے۔ کہ تین چار سو کا خرچ بڑھ جائیگا آنے جانے کا کرایہ ہوگا۔ خوراک کا خرچ ہوگا۔ ہال وغیرہ کا کرایہ ہوگا لیکن اسوقت ہم یہ اخراجات اسے نہیں دیتے اور وہ ایک جگہ پر بیٹھا رہتا ہے ورنہ ایک آدمی ایک شہر سے زیادہ کام ہر ملک میں کر سکتا ہے۔ چونکہ ابھی جماعتیں بہت کم ہیں اسلئے

**تربیت کی ضرورت**

کم ہے اور مبلغ بڑی آسانی کے ساتھ دورے کر کے تقریروں کے ذریعہ اکثر ملک کو احمدیت سے روشناس کر سکتا ہے۔ پس یہ درست ہے کہ ہم کام کرتے ہیں۔ مگر اتنی قلیل رقم میں کام خراب قسم کا ہو رہا ہے اور اس کام کی خرابی کا نتیجہ تبلیغ پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور نتائج اتنے شاندار نہیں نکلتے۔ جتنے شاندار نکلنے چاہئیں۔ پھر کام کے بڑھانے کا جو احساس ہے وہ بالکل پیدا نہیں ہوتا جب انسان یہ سمجھتا ہو کہ موجودہ کام کو چلانے کیلئے بھی میں پورا خرچ نہیں دے سکتا۔ تو اسے

**کام بڑھانے کا احساس**

کیسے ہو سکتا ہے — میں اگر یہاں اُن جماعتوں کا ذکر نہ کروں جنہوں نے اپنے فرائض کو پوری طرح ادا کیا ہے۔ تو یہ ان کی حق تلفی ہوگی بعض جماعتوں کو میں نے کہا ہے کہ وہ اپنا خرچ خود اٹھائیں۔ پاکستان نے ۵۰ سال تک۔ نہ صرف خود اپنا فرض ادا کیا ہے بلکہ لاکھوں لاکھ روپیہ بیرونی تبلیغ پر بھی خرچ کیا ہے یہ بوجھ صرف پاکستان پر ہی نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ بیرونی جماعتوں کو بھی اس بوجھ کے اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کم از کم یہ تو ہونا چاہیئے کہ جو مبلغ بیرونی جماعتوں میں جاتے ہیں وہ جماعتیں ان کا اور ان کے بیوی بچوں کا خرچ برداشت کریں تاہم اس خرچ سے دوسری جگہ مبلغ بھیج سکیں۔ اس لحاظ سے

**صرف تین ممالک**

ہیں جنہوں نے اپنے فرض کو ادا کیا ہے اور وہ ایسٹ افریقہ۔ ویسٹ افریقہ اور امریکہ ہیں امریکہ کے بہت تھوڑے احمدیوں کا تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ ہزار چندہ ہوتا ہے۔ اور وہ بہت سا بوجھ خود اٹھاتے ہیں اور اگرچہ وہ اپنا سارا بوجھ نہیں اٹھاتے۔ لیکن پھر بھی ان کی قربانی میں کوئی شبہ نہیں۔ ایسٹ افریقہ کی جماعت نہ صرف اپنے مبلغین اور ان کے بیوی بچوں کے اخراجات برداشت کرتی ہے۔ بلکہ کچھ رقم بطور چندہ مرکز میں بھی بھیجتی ہے۔ مالی قربانی کی تعداد کے لحاظ سے ایسٹ افریقہ

**سب بیرونی جماعتوں سے فائق ہے**

ویسٹ افریقہ والے مبلغین کے سارے اخراجات ادا کرتے ہیں۔ اور ان کے بیوی بچوں کے اخراجات میں سے بھی ایک حصہ دیتے ہیں۔ پس ایسٹ افریقہ کے بعد ویسٹ افریقہ نے فرض شناسی میں بہت حصہ لیا ہے۔ انکے علاوہ دوسری جماعتیں ایک ادنیٰ حصہ چندہ کا دے دیتی ہیں یا کچھ بھی نہیں دیتیں اور امید رکھتی ہیں کہ ہم انکے ملک پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرتے رہیں۔ وہ نہیں جانتیں کہ جو چیز موجود ہوتی ہے وہی خرچ ہوتی ہے۔ پاکستان کی محدود جماعت سارا خرچ برداشت نہیں کر سکتی اگر بیرونی جماعتیں اپنے فرائض کو ادا نہیں کرتیں تو وہ اپنے لئے خود قبر کھودتی ہیں۔ سارا خرچ پاکستان کے ذمہ ڈال دینا

**عقل کے خلاف**

ہے۔ جتنا بوجھ پاکستان نے اٹھایا ہے۔ اتنا بوجھ فی فرد دوسری جماعتوں نے نہیں اٹھایا اور جتنا خرچ ایک پاکستانی اٹھاتا ہے۔ دوسری جماعتوں کا فرد اس سے نصف بھی نہیں اٹھاتا الا ما شاء اللہ۔

یہ چیزیں ہیں۔ جن کو سامنے رکھتے ہوئے میں کہتا ہوں کہ ایسے

**خطرناک حالات**

کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص کمزوری دکھاتا ہے تو کام کیسے چلے گا۔ تحریک جدید دفتر دوم میں اس سال صرف ایک لاکھ تیس ۳۰ ہزار کے وعدے ہوئے ہیں۔ پچھلے سال ایک لاکھ دس ہزار کے وعدے ہوئے تھے لیکن وصول صرف ساٹھ ہزار روپیہ ہوا تھا۔ دفتر اول کے دو لاکھ ستر ہزار کے وعدے ہوئے تھے۔ لیکن وصولی دو لاکھ چالیس ہزار کی ہوئی تھی۔ اس ماہ کے اخراجات قرض لے کر ادا کئے گئے ہیں۔ اگر بقایا داران اپنے فرائض کو سمجھتے اور اپنے وعدوں کو پورا کر دیتے تو ہم اس ماہ کے اخراجات بھی پورے کرتے اور دس پندرہ ہزار روپیہ قرض کی ادائیگی کیلئے بھی بچ جاتا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ تحریک جدید نے تیس ۳۰ لاکھ روپیہ کی جائداد خریدی تھی جس میں سے ۱۱ لاکھ روپیہ کا قرضہ ابھی باقی ہے۔ اسلئے میں نے جو کہا تھا کہ فلاں فلاں رقم اس میں شامل نہیں کرنی چاہئیں وہ اس قرضہ میں جاتی ہیں اور ابھی تین چار سال تک ہم اس قرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے ہاں اگر خدا تعالیٰ کا کوئی خاص فضل ہو جائے تو اور بات ہے۔ غرض جب دفتر دوم کے ایک لاکھ دس ہزار کے وعدے ہوں۔ اور وصولی ساٹھ ہزار کی ہو۔ اور دفتر اول کے ۲ دو لاکھ ۷۰ ہزار کے وعدے ہوں اور وصولی ۲ دو لاکھ [illegible] ہزار روپیہ ہو تو کام کیسے ہو سکتا ہے۔

جہاں میں نے آپ لوگوں کی جرأت کی ہے اور تعریف کی ہے کہ آپ نے اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھا ہے اور وہ قربانیاں کی ہیں۔ جن کے مقابلہ میں غیر ممالک کی جماعتیں نصف قربانی بھی نہیں کر سکتیں۔ وہاں میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ

**بڑی ذمہ داری**

رکھتا ہے تم ایک معمولی ہمسائے کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو بھی بھلا نہیں سکتے وہ جہاں بیٹھتا ہے تمہیں تنگ کرتا ہے وہ تمہیں سزا نہیں دے سکتا وہ تمہیں گرفتار نہیں کر سکتا۔ وہ تمہیں ملک بدر نہیں کر سکتا وہ تمہیں قید نہیں کر سکتا۔ مگر اتنا ضرور کرتا ہے کہ جہاں مجلس ہوتی ہے وہ کہتا ہے اسے فلاں صاحب آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ لیکن اسے پورا نہیں کیا اور بعض دفعہ اس قسم کے

**طعنوں پر خونریزی**

بھی ہو جاتی ہے پھر تم حکومت سے کئے ہوئے وعدوں کو بھی بدل نہیں سکتے۔ جتنے قانون ہیں وہ گورنمنٹ سے وعدے ہی ہیں۔ ہمارے نمائندے جاتے ہیں اور وہ حکومت سے ایک وعدہ کر آتے ہیں۔ اور وہی قانون ہوتا ہے۔ جس کی نافرمانی پر انسان سزا پاتا ہے۔ پس جب تم ایک معمولی ہمسایہ کی سزا سے نہیں بچ سکتے۔ جب تم حکومت کی سزا سے نہیں بچ سکتے تو تم خدا تعالیٰ کی سزا سے کس طرح بچ سکتے ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ سے کئے جاتے ہیں۔ وہ مسئول ہیں۔ یعنی اُن کے بارہ میں جواب طلبی ہوگی وہ آدمی جس نے وعدہ نہیں کیا وہ کمزور ہے اور خدا تعالیٰ اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھے گا لیکن جس نے وعدہ کیا ہے اور اسے پورا نہیں کیا۔ وہ مجرم ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسے سزا دیگا۔ پس یہ وعدے معمولی چیز نہیں اول تو یہی چیز افسوسناک ہے کہ اتنا عظیم الشان کام اور اتنی معمولی قربانی۔ پھر اس سے زیادہ

**افسوسناک بات**

یہ ہے کہ وعدوں کے پورا کرنے کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ اب تک وعدوں پر پانچ ماہ گذر چکے ہیں اور اس پانچ ماہ کے عرصہ میں صرف ۶۰ ہزار روپیہ کی رقم دفتر اول میں وصول ہوئی ہے۔ حالانکہ قریباً نصف سال گذر چکا ہے۔ اور اس عرصہ میں ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کی رقم وصول ہونی چاہیئے تھی۔ تب کہیں وہ کل وعدوں کا نصف ہوتی۔ اب جب آمد کا یہ حال ہے۔ تو تحریک جدید والے مبلغوں کو وقت پر خرچ کیسے دے سکتے ہیں

**یاد رکھو**

تمہاری ذمہ داری سب سے پہلے ہے۔ بلاشبہ جو بوجھ

تم پر ڈالا گیا ہے۔ وہ دوسروں پر نہیں ڈالا گیا۔ بیشک جو تکالیف خدا تعالیٰ کی خاطر تم نے اُٹھائی ہیں۔ وہ دوسروں نے نہیں اُٹھائیں۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ جو کچھ تمہیں ملنے والا ہے۔ وہ دوسروں کو نہیں ملے گا تم خدا تعالیٰ کی نظر میں السابقون الاوّلون میں سے ہو۔ خدا تعالیٰ نے السابقون الاولون کا انعام اور مقرر کیا ہے۔ اور دوسرے

## مومنوں کا انعام

اور مقرر کیا ہے۔ دوسرے مومنوں کے لئے خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ انہیں جنت ملے گی نعماء ملیں گی۔ اور وہ آرام کی زندگی بسر کریں گے مگر خدا تعالیٰ نے السابقون الاولون کی نسبت فرمایا ہے۔ السابقون السابقون اولئک المقربون (الواقعہ رکوع ۱) دوسرے مومن جنت میں ہوں گے۔ مختلف نعماء سے متمتع ہو رہے ہوں گے۔ مگر سابقون میرے پاس عرش پر ہوں گے۔ اور ایک عاشق صادق کے نزدیک جنت خدا تعالیٰ کے عرش کے پائے کے پاس کھڑا ہونے کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔ وہ اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ جتنی حیثیت ایک کھری اور سچی اشرفی کے مقابلہ میں ایک کھوٹا پیسہ رکھتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا۔ اور اُس کے بعد طائف فتح کیا۔ اور مالدار قوم کے ذخیرے۔ اُونٹ۔ گھوڑے اور بکریاں بطور غنیمت ملے۔ تو آپ نے وہ مال مکہ کے حدیث العہد مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے۔ کسی کو سو کسی کو سو سو اونٹ دیدیئے۔ اور کسی کو دو ہزار بکریاں دیدیں۔ انصارؓ میں سے ایک نوجوان نے جب یہ نظارہ دیکھا۔ تو اُس نے کہا۔ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت اپنے رشتہ داروں میں بانٹ دیا ہے۔ کسی نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچا دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصارؓ کو جمع کیا۔ اور فرمایا

## اے انصارؓ!

مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ خبر درست ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ تم میں سے ایک نوجوان نے یہ کہا۔ کہ فتح ہم نے کی ہے۔ خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور مالِ غنیمت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں میں بانٹ دیا ہے۔ انصارؓ رو پڑے اور اُنہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ بات تو سچی ہے۔ لیکن ہم میں سے ایک بیوقوف نوجوان نے یہ بات کہی ہے۔ ہم اُس سے متفق نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے انصارؓ۔ اُس کے منہ سے جو نکلنا تھا۔ وہ نکل گیا۔ اور واپس نہیں لیا جا سکتا۔ اے انصارؓ۔ تم کہہ سکتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ظاہر ہوئے اُنکی قوم نے اُنہیں دھتکار دیا۔ اُس نے آپ کا انکار کیا۔ تکلیفیں دیں۔ دکھ دیئے اور جب مظالم انتہاء کو پہنچے۔ تو مدینہ نے اپنا دروازہ آپؐ کے لئے کھول دیا۔ مدینہ کے لوگ آپؐ کو اپنے گھر لے آئے آپؐ کو اپنی حفاظت دینا چاہیں رکھا۔ اور آپؐ کی خاطر سارے عرب سے لڑائی کی۔ اور مکہ بھی فتح کیا۔ لیکن جب مالِ غنیمت ہاتھ آیا تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔ انصارؓ اور شدت سے رونے لگے۔ اور اُنہوں نے کہا یا رسول اللہؐ ہمارے ایک نوجوان نے یہ ایک بے وقوفی کی ہے۔ ہم یہ خیال بھی دل میں نہیں لا سکتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انصارؓ! لیکن اس کا

## ایک اور پہلو

بھی ہے۔ جہاں تم یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور اموالِ غنیمت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ وہاں تم یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق مکہ میں پیدا کیا۔ لیکن جب مکہ والوں نے گستاخی سے کام لیا تو خدا تعالیٰ نے وہ نعمت اُس سے چھین کر مدینہ کو دے دی پھر خدا تعالیٰ کے فرشتوں اور لشکروں نے ساتھ ہو کر عرب کو فتح کیا۔ اور مکہ بھی فتح کیا۔ جب مکہ فتح ہوا اور مکہ والوں کو سمجھ آ گئی۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سچے ہیں۔ اور اُنہوں نے خیال کیا۔ کہ شاید ہماری

## کھوئی ہوئی نعمت

ہمیں پھر واپس مل جائے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آ جائیں گے۔ اور مکہ جو آپ کی عدم موجودگی کی وجہ سے ایک بیوہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ سہاگ والی عورت کی شکل اختیار کر لے گا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اُونٹ دیئے۔ گھوڑے دیئے۔ بکریاں دیں۔ اور وہ اونٹ گھوڑے اور بکریاں ہانک کر اپنے گھروں میں لے گئے اور مدینہ والے خدا کے رسولؐ کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اس تقریر نبوی میں وہی بات بیان کی گئی ہے۔ جو السابقون السابقون اولئک هم المقربون میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی لوگ کہیں گے۔ کہ باقی لوگ تو جنت لے گئے۔ پھر اعلیٰ قربانیوں والوں کو کیا ملا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کو اپنے ساتھ لے گئے۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ مکہ والے تو اونٹ اور بکریاں اپنے گھروں کو لے گئے۔ اور مدینہ والے خدا کے رسول کو اپنے ساتھ لے گئے۔ سو تم اس وعدہ کے مطابق جو اُس نے السابقون الاولون کے متعلق کیا ہے۔

## قربانیاں کرو

اور زیادہ سے زیادہ ایفائے عہد کرو تم میں سے ایک کمزور شخص بھی جس نے تحریک جدید میں ایک پیسہ بھی نہیں دیا ہوتا جب غیر احمدیوں میں بیٹھتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ دیکھو ہم امریکہ میں تبلیغ کر رہے ہیں ہم افریقہ اور ایشیا میں تبلیغ کر رہے ہیں وہ اس پر فخر کرتا ہے۔ حالانکہ نہ اُس کا بیٹا وہاں گیا ہوتا ہے نہ بھائی۔ اور نہ اُس نے چندہ دیا ہوتا ہے لیکن وہ فخر میں شامل ہو جاتا ہے۔ پھر تم یہ بھی تو سوچو۔ کہ آخر تمہاری مخالفت کتنی شدید ہے۔ دشمن تمہاری ساری خوبیوں کا انکار کر دیتا ہے لیکن یہاں آ کر اُس کی آنکھیں نیچی ہو جاتی ہیں۔ ہمارا

## شدید ترین دشمن

مصری اخبار "الفتح" لکھتا ہے کہ یہ پورے سہی۔ لیکن تبلیغ کا کام جو انہوں نے کیا ہے وہ تیرہ سو سال میں اور کسی نے نہیں کیا یہی حال ایران اور عرب کے اخباروں کا ہے وہ جہاں ہمیں کشتنی۔ گردن زدنی۔ مقاطعہ کے قابل اور ملک بدر کرنے کے قابل سمجھتے ہیں۔ وہاں وہ یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ احمدیہ جماعت وہ کام کر رہی ہے۔ جو آج تک کسی مسلمان فرقہ نے نہیں کیا۔ غرض یہ ایک ہی کام ہے جس سے تمہارے دشمنوں کی گردنیں نیچی ہو جاتی ہیں۔ تم سچ زیادہ بولتے ہو۔ تم نمازیں زیادہ پڑھتے ہو۔ تم روزے زیادہ رکھتے ہو۔ لیکن دشمن کہہ دیتا ہے کہ ہمارے پاس فلاں احمدی ہے۔ وہ نماز نہیں پڑھتا۔ یا روزے نہیں رکھتا اب اس کی کون تحقیقات کرے۔ وہ کونسا ادارہ مقرر ہے جو کہے۔ نہیں احمدی زیادہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ احمدی سچ زیادہ بولتے ہیں۔ اور احمدی زیادہ دیانت دار ہیں۔ لیکن جب دشمن یہاں پہنچتا ہے تو اس کی زبان بند ہو جاتی ہے۔ سو یہ دھوکا کیسے دے سکتا ہے۔ کہ انگلینڈ۔ امریکہ۔ اور ایشیا میں ہمارا غیر تبلیغ کر رہا ہے۔ یہاں اُس کا ناطقہ بند ہو جاتا ہے۔ اُس کی آنکھیں نیچی ہو جاتی ہیں۔ اُس کی گردن جھک جاتی ہے۔ ......... غرض یہ ایک ہی

## فخر کی چیز

ہے۔ اور تم اس کے متعلق بھی کمزوری دکھانے لگ گئے ہو۔ یہ وہ چیز ہے جس کے سامنے بادشاہوں کی گردنیں بھی جھک جاتی ہیں اور "الفتح" نے بھی یہی لکھا ہے کہ بادشاہوں نے بھی وہ کام نہیں کیا۔ جو اس مٹھی بھر غریب جماعت نے کیا ہے۔ غرض تم فخر کے وہ دروازے بند کرتے ہو۔ جن کے اقرار سے شدید سے شدید دشمن بھی نہیں رکتا تم یہ کہو گے۔ کہ ہم پر بوجھ زیادہ ہے دوسری جماعتیں یہ بوجھ نہیں اُٹھاتیں یہ بوجھ ہماری کمریں توڑنے والا ہے۔ میں اس کا انکار نہیں کروں گا۔ میں کہوں گا بیشک تم پر بوجھ زیادہ ہے۔ لیکن تم یہ بتاؤ کہ خدا تعالیٰ کے پاس بیٹھنے اور اس بوجھ کے اُٹھانے میں کوئی نسبت بھی ہے۔ اگر تمہیں روحانیت کی آنکھیں نصیب ہو جائیں۔ اور موت کے بعد کا نظارہ تم دیکھ سکو۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے پاس بیٹھے ہو۔ اور دوسرے مومن جنت میں شربت اور دودھ پی رہے ہیں۔ تو تمہیں معلوم ہو جائے۔ کہ وہ دودھ اُن کے حلق سے نہیں گزر رہا۔ وہ شربت اُن کے منہ میں کڑوا لگ رہا ہے۔ اور حسرت سے وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں۔ کہ کاش وہ تمہاری جگہ پر ہوتے۔ اور تم اُن کی جگہ پر ہوتے پس تم

## یہ نہ دیکھو

کہ یہ قربانی کتنی بھاری ہے۔ بلکہ یہ یہ دیکھو۔ کہ تمہیں جو انعام ملیگا۔ وہ کتنا بھاری ہے۔

---

**درخواست دُعا**: میری بیوی انتڑیوں کی تکلیف اور پیٹ درد و پیچش کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔ درخواست دعا ہے۔ (محمد صدیق از درتن باغ لاہور)

---

## درخواست دعا

میری اہلیہ کو زچگی کے دوران میں نمونیہ کا حملہ ہو گیا تھا۔ اگرچہ نمونیہ کا تو آرام آ گیا تاہم ابھی تک کھانسی اور درد کے دورے پڑتے ہیں۔ بیماری کے دوران میں ہی فرزند پیدا ہوا ہے جو کہ بیمار والدہ کا دودھ نہ پینے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی زندگی اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے نیز بچہ کی والدہ کو صحت عطا فرمائے۔ (محمد عبد القادر ولد میاں محمد حسین نیلہ گنبد لاہور)

# چندہ تعمیر مکانات درویشان کی پہلی فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے)



ذیل میں ان بھائیوں اور بہنوں کی فہرست درج کی جاتی ہے ۔ جنہوں نے میری تحریک پر (جو حضرت صاحب کی اجازت سے کی گئی تھی) ربوہ میں درویشوں کے رشتہ داروں کے مکانات کی تعمیر کے لئے چندہ دیا ہے ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اس فہرست کے اولین احباب ہیں ۔ جنہوں نے خدا سے توفیق پاکر اس کار خیر میں حصہ لیا ہے ۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی بہترین جزا عطا کرے ۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو ۔ مجھے افسوس ہے کہ دفتر محاسب ربوہ کی طرف سے بروقت رپورٹ نہ آنے کی وجہ سے یہ فہرست کسی قدر دیر سے شائع کی جا رہی ہے ۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے ۔ اور ان کے اس کار خیر کو دوسروں کے لئے نیک تحریک کا موجب بنائے ۔ اسوقت کئی درویشوں کے رشتہ دار اس وقت مکان کی وجہ سے بڑی تکلیف میں ہیں ۔ اس لئے اس تحریک میں حصہ لینا خدا کے فضل سے بڑے ثواب کا موجب ہے ۔ آئندہ جو دوست اس مد میں چندہ بھجوائیں ۔ وہ مہربانی کر کے کوپن میں صراحت کر دیا کریں ۔ کہ یہ درویشوں کے مکانوں کا چندہ ہے ۔ نیز جن احباب نے اس مد میں چندہ بھجوایا ہو ۔ مگر ان کا نام اس فہرست میں نہ آیا ہو ۔ وہ اطلاع دیکر ممنون فرمائیں ۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۵/۵/۵۰

روپے

- (۱) ملک عزیز احمد صاحب ایبٹ آباد (بذریعہ دفتر محاسب ربوہ) ۔۔۔ ۲۰۰-۰-۰
- (۲) چوہدری محمد عبد اللہ صاحب چک ۸/۷ جنوبی ضلع سرگودہا " ۔۔۔ ۵-۰-۰
- (۳) خان عزیز احمد صاحب نائب تحصیلدار خانیوال " ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
- (۴) اہلیہ صاحبہ قاضی نصیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی " ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
- (۵) شمیم احمد ابن قاضی نصیر احمد صاحب بھٹی مذکور " ۔۔۔ ۲-۰-۰
- (۶) چوہدری ناظر علی صاحب سیکرٹری مال شاہ کوٹ لائل پور " ۔۔۔ ۴-۰-۰
- (۷) بابو فقیر اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ جابکسوارال لاہور " ۔۔۔ ۲-۰-۰
- (۸) چوہدری حسن احمد صاحب رائے پور رقادر آباد " ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
- (۹) " جان خان صاحب چک ۹۰ء بنیار ۔ سرگودہا " ۔۔۔ ۱-۰-۰
- (۱۰) عبد الوہاب خان صاحب ولد عبد المالک خان صاحب لاہور " ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
- (۱۱) علی شیر صاحب چک ۱۶۹ء مراد " ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
- (۱۲) بابو فقیر اللہ صاحب حلقہ اسلامیہ پارک لاہور " ۔۔۔ ۵-۰-۰
- (۱۳) شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور " ۔۔۔ ۲-۰-۰
- (۱۴) مرزا برکت علی صاحب پشاور " ۔۔۔ ۵-۰-۰
- (۱۵) والدہ صاحبہ " " " ۔۔۔ ۵-۰-۰
- (۱۶) غلام جعفر صادق صاحب ہیڈ ماسٹر چک ۲۹/۱۰R نیازی ضلع ملتان بحساب جماعت احمدیہ میاں چنوں (بذریعہ دفتر محاسب) ۔۔۔ ۲-۰-۰
- (۱۷) فیض احمد صاحب نمبردار چک ۲۲/E.B منٹگمری " " ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
- (۱۸) الطاف احمد صاحب بھیرہ ضلع سرگودہا " " ۔۔۔ ۱-۴-۰
- (۱۹) سیٹھ محمد اسمعیل آدم صاحب کراچی " " ۔۔۔ ۵-۰-۰
- (۲۰) مہر بی بی و بشریٰ بیگم صاحبہ بذریعہ غنی احمد صاحب مبلغ کھاکا بھاٹیاں (بذریعہ دفتر محاسب) ۔۔۔ ۵-۰-۰
- (۲۱) بذریعہ ملک عزیز احمد صاحب سیکرٹری مال ایبٹ آباد (بذریعہ دفتر محاسب) ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
- (۲۲) کیپٹن سید نصیر احمد شاہ صاحب ملیر چھاؤنی کراچی (بذریعہ دفتر محاسب ربوہ) ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
- (۲۴) لیس نائیک محمد صادق صاحب جماعت احمدیہ ایبٹ آباد " ۔۔۔ ۲-۰-۰
- (۲۵) کیپٹن محمد عبد اللہ بہار و بذریعہ چیک رقمی ۵۰/. " " " ۔۔۔ ۴۹-۴-۰
- (۲۶) ملک منظور احمد صاحب لاہور (وصولی میرے دفتر میں براہ راست ہوئی) ۔۔۔ ۱-۰-۰
- (۲۷) اہلیہ صاحبہ مولوی محب الرحمن صاحب " " ۔۔۔ ۲۷-۰-۰

# اسلام میں چوری کی سزا

## انجیل کا ایک لطیف حوالہ

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے)

چند دن ہوئے میرا ایک نوٹ الفضل میں اسلامی سزاؤں کے فلسفہ متعلق شائع ہوا تھا ۔ اس میں اسلامی تعزیرات کے ماتحت چوری کی سزا (قطع ید) کا بھی ذکر تھا ۔ اور میں نے بتایا تھا ۔ کہ اول تو اسلام نے ہر چوری کی سزا ہاتھ کاٹنے کی صورت میں مقرر نہیں کی ۔ بلکہ اس کے لئے بھی بعض خاص شرطیں اور حد بندیاں لگائی گئی ہیں ۔ اور دوسرے میں نے اس بات کو واضح کیا تھا کہ اسلام جھوٹے جذبات کا مذہب نہیں ہے ۔ کہ ایک چھوٹی چیز کو بچانے کے لئے بڑی چیز کو قربان کر دے ۔ بلکہ وہ بڑی چیز کو بچانے کے لئے چھوٹی چیز کو قربان کرتا ہے ۔ اور اگر ایک فرد کے عضو کو کاٹنے سے قوم کی روح اور سوسائٹی کے اخلاق کو تباہ ہونے سے بچایا جا سکے ۔ تو اسلام اس میں ہرگز تامل نہیں کرتا ۔ اور یہی اصلاح کا صحیح اور سچا فلسفہ ہے ۔

اس تعلق میں مجھے انجیل کا ایک حوالہ ملا ہے ۔ جو دوستوں کے فائدہ کے لئے درج ذیل کرتا ہوں ۔ اس میں بعینہ اس نظریہ کو پیش کیا گیا ہے ۔ جسے اسلام پیش کرتا ہے ۔ حضرت مسیح ناصری فرماتے ہیں :-

"اگر تیرا داہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو تو اسکو کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے ۔ کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے ۔ کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ جائے ۔"

کیا اسلامی تعلیم پر اعتراض کرنے والے مسیحی صاحبان اپنے "خداوند" مسیح کے اس سنہری ارشاد پر غور فرمائیں گے ۔ ؟ حق یہی ہے کہ اگر قوم اور سوسائٹی کی روح اور اس کے اخلاق کو بچانے کے لئے کسی ایک فرد کا ہاتھ کاٹنا پڑے ۔ تو یہ ہرگز مہنگا سودا نہیں ہے ۔ پس اسلامی سزاؤں پر اعتراض کرنا محض جھوٹے جذبات کا ابال ہے ۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہیں ۔ دراصل یہ وہی ہندوؤں والی ذہنیت ہے ۔ جو ایک گائے کے بدلے بیسیوں انسانوں کی جان لینے میں دریغ نہیں کرتے فافہم و تدبر

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

---

- (۲۸) شیخ محمد سعید صاحب برکت علی روڈ لاہور (وصولی میرے دفتر میں براہ راست ہوئی) ۔۔۔ ۴-۰-۰
- (۲۹) اہلیہ صاحبہ شیخ محمد سعید صاحب مذکور " " ۔۔۔ ۵-۰-۰
- (۳۰) صاحبزادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ (بیگم میاں محمد احمد خان صاحب) رتن باغ لاہور " ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
- (۳۱) میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور و اہل و عیال (وصولی براہ راست میرے دفتر میں) (کل وعدہ ۵۱/-/-) ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
- (۳۲) چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم بذریعہ مصلح الدین صاحب سعدی احمدی چٹاگانگ (وصولی براہ راست میرے دفتر میں) ۔۔۔ ۱۰۱-۴-۰

کل میزان ۔۔۔ ۸۳۷-۸-۰

مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵/۵/۵۰

# احمدیت کے خلاف شائع ہونے والے لٹریچر کی فراہمی کا اعلان

اخبار الفضل میں پہلے بھی اعلان شائع کرایا جا چکا ہے ۔ اب پھر احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کے حلقہ میں احمدیت کے خلاف اگر کوئی اشتہار یا ٹریکٹ یا کتاب شائع ہوئی ہو خواہ نئی ہو یا پرانی تو اس کے ایک یا دو نسخے فراہم کر کے مرکزی لائبریری تالیف و تصنیف ربوہ کے لئے ارسال فرمائیں ۔ یا نظارت ہذا کو اطلاع دی جائے ۔ تاکہ نظارت ہذا ایسے لٹریچر کو خود مہیا کر سکے ۔ نیز مرکزی لائبریری کے لئے ہر قسم کی کتب مخالف و موافق جمع کر کے ارسال فرمائیں ۔

۲ - جماعتوں میں جہاں جہاں سیکرٹری تالیف و تصنیف مقرر ہیں ۔ وہ اگر مقامی طور پر ایسے لٹریچر کا جواب لکھ کر شائع کر سکیں تو بہتر ورنہ نظارت ہذا کو اطلاع دی جائے کہ جواب لکھوانے کا انتظام کیا جا سکے ۔

ناظر تالیف و تصنیف ربوہ

## پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصیوں کے پتے مطلوب ہیں۔ جہاں کہیں بھی وہ اپنے پتوں سے مطلع فرما دیں۔ اور اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو دفتر ہذا کو پتہ تحریر کر کے ممنون فرما دیں۔ سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ

(۱) ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ بنت چوہدری غلام محمد صاحب موصیہ ۱۶۰۷

(۲) مولوی غلام رسول صاحب آف نگر موصی ۱۹۵۲

(۳) میاں لعل دین صاحب زرگر قادیانی موصی ۲۰۲۶

(۴) محمد بخش صاحب عرف مہندی سفنہ قادیانی موصی ۲۰۵۳

(۵) حاجی عبداللہ صاحب مسلم قادیانی موصی ۲۱۸۱

(۶) سردار محمد صاحب کلانوری ۲۲۲۴

(۷) استانی سردار بیگم صاحبہ زوجہ سید محمد افضل شاہ صاحب موصی ۲۲۳۲

## درخواست دعا

میرا بچہ عبدالکریم لعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے عزیز موصوف کی صحت اور تندرستی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبداللطیف عفی عنہ احمدی صراف بڈالوالہ ضلع لائل پور

## اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات

باختیارات کلکٹر

بہادل ولد فضل قوم جٹ سکنہ مانگٹ تحصیل پھالیہ

بنام

مسمات دھرم دیوی بیوہ لال سنگھ۔ مندر سنگھ ولد عفور سنگھ۔ بھگت سنگھ۔ کرتار سنگھ۔ جگت سنگھ ارجن سنگھ و سوہن سنگھ پسران بھاگ سنگھ سوہن سنگھ وامر سنگھ پسران کاہن سنگھ اقوام بھاٹیہ سکنہ مانگٹ تحصیل پھالیہ۔

دعویٰ فک الرہن اراضی موضع تحصیل پھالیہ مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کسی قسم کا عذر ہو۔ تو مورخہ ۱۲/۶/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

دستخط حاکم



اشتہار زیر دفعہ ۵ رول مجموعہ ضابطہ عدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر ڈویژن۔ لائل پور

مقدمہ ۳۶ بابت سال ۱۹۴۹ء

شاہ محمد ولد علی بخش قوم جٹ سکنہ چک ۱۴۷ ج ب تحصیل و ضلع لائل پور

بنام

ہیرا نند دیو دیال پسران مول چند عرف بھائی مول سنگھ۔ دیسراج ولد دیو دیال قوم اروڑہ سکنہ احمد آباد تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ حال ہندوستان

محکمہ بحالیات (۲)

دعویٰ زیر دفعہ ۱۸ آرڈیننس ۱۵ سال ۱۹۴۹ء

دربارہ ڈگری امر کے اراضی تعدادی کنال مربعہ ۲۰/۳۴ کیلہ جات ۱ تا ۱۵ ایک ۱۴۷ تحصیل لائل پور از خریف ۱۹۳۶ء تا ربیع ۱۹۴۷ء بعوض ۵۰۰ زیر متاجری غیر مسلم ہے۔ اور اراضی ماپ ۱۲ کنال مربعہ ۲۵/۳۲ کیلہ جات ۱ تا ۶ تا ۱۲ و ۱۳/۱ و ۱۴/۱ واقعہ چک ۱۴۷ ج ب زیر متاجری غیر مسلم نہیں ہے۔ اور جائداد متروکہ نہیں ہے۔

بنام

ہیرا نند دیو دیال پسران مول چند عرف بھائی مول سنگھ و دیسراج ولد دیو دیال قوم اروڑہ سکنہ احمد آباد تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ حال ہندوستان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان ہیرا نند دیو دیال وغیرہ مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ہیرا نند۔ دیو دیال۔ دیسراج مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ہیرا نند وغیرہ مذکوران تاریخ ۲۰ ماہ جون ۱۹۵۰ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۹ ماہ مئی ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ......

مہر عدالت ......

## مہر شیر محمد خان سیال بی اے ایل ایل بی پی۔ ایس سی سب جج صاحب بہادر درجہ اول گوجرانوالہ

حاکم بی بی بیوہ ماسٹر فضل حسین۔ منیر احمد محلہ جہانگیر۔ محمد سعید۔ عبید۔ الوحید۔ فدا حسین نابالغان پسران ماسٹر فضل حسین بولایت حاکم بی بی مسماۃ ثریا بیگم نابالغہ دختر ماسٹر فضل حسین بولایت حاکم بی بی ساکنان ۲۵ کمرشل بلڈنگ لاہور

بنام نذیر حسین۔ بشیر احمد۔ نصیر احمد۔ پسران ماسٹر فضل حسین۔ مسماۃ صغرا بیگم دختر ماسٹر فضل حسین ساکنان ۲۵ کمرشل بلڈنگ لاہور۔ سرٹیفکیٹ جانشینی تعدادی ۵۲/۷ ۳ جانشین ماسٹر فضل حسین متوفی

مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائلان نے درخواست عدالت ہذا میں گذری ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی کو منظوری درخواست میں عذر ہو۔ تو بتاریخ ۳ ماہ جون ۱۹۵۰ء عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر وجہ بیان کرے۔ کہ کیوں درخواست سائل کی منظور نہ کیجائے

آج بتاریخ ۱۹ مئی ۱۹۵۰ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا

## کیپٹن ویسٹرلنگ کو سنگاپور سے ہالینڈ بھیج دیا جائیگا

لندن ۲۷ مئی۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشیا کے باغی کیپٹن ویسٹرلنگ کو عنقریب سنگاپور سے نکال دیا جائے گا۔ ویسٹرلنگ نے اسی سال کے اوائل میں مغربی جاوا کے شہر بنڈونگ میں علم بغاوت بلند کیا تھا۔ جب وہ سنگاپور پہنچے تو انہیں ایک انڈونیشی کو زدوکوب کرنے اور غیر قانونی داخلہ کے الزامات میں ۲ ایام کی سزا دی گئی تھی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ہالینڈ کو مطلع کیا جا چکا ہے کہ ویسٹرلنگ کو ہالینڈ بھیجا جا رہا ہے۔ جہاں پہنچتے ہی انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ سرکاری حلقوں سے ابھی اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ ایک اور اطلاع کے مطابق سنگاپور کی عدالت یہ فیصلہ کرے گی۔ کہ ویسٹرلنگ کو ہالینڈ یا انڈونیشیا میں سے کہاں روانہ کیا جائے۔ اور توقع ہے کہ آئندہ ہفتہ عدالت یہ فیصلہ کردے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ ڈچ حکومت تمام مسئلہ کی قانونی حیثیت کا جائزہ لے رہی ہے۔

### مشرقی بنگال کے ہندو واپس آجائیں

شیلانگ ۲۷ مئی۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نورالامین نے ان ہندوؤں سے جو حالیہ فسادات میں بھارت نقل وطن کر گئے تھے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے گھروں کو لوٹ آئیں اور کامل امن و تحفظ سے رہیں۔ آپ نے کہا میری حکومت ہندوؤں کو پاکستان کی قومی زندگی میں پوری طرح جذب ہو جانے میں مدد کرے گی۔

آپ بعض سرحدی علاقوں میں تازہ گڑبڑ کی اطلاعات کی بابت مزید تحقیق کے لئے آج شام سلہٹ روانہ ہو گئے۔

### افغانستان کا ۳۲ واں یوم آزادی

کراچی ۲۷ مئی۔ گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے ظاہر شاہ والی افغانستان کو یہ پیغام روانہ کیا ہے۔

"حکومت اور پاکستانی عوام کی طرف سے میں آپ کو افغانستان کی ۳۲ ویں یوم آزادی کی مبارک تقریب پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں میں آپ کی صحت، مسرت اور اہل افغانستان کی فارغ البالی کے لئے دعاگو ہوں۔"

### جاپان سے آسٹریلوی فوجوں کا انخلا

سڈنی ۲۷ مئی۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر منزیز نے ایک بیان میں کہا کہ آسٹریلیا نے ۲۳۷۰ نفوس پر مشتمل اپنی فوج کو جاپان سے واپس بلا لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آپ نے کہا۔ فوجیوں اور فوجی سامان کے نقل و حمل میں ابھی کچھ دیر ہے۔ اور اس انخلا کی تکمیل میں کافی وقت صرف ہو گا۔ آپ نے مزید کہا یہ اقدام امریکی حکومت کے صلاح و مشورہ اور اس کی رضامندی سے کیا جا رہا ہے۔

### بھارت کے سترہ کمیونسٹوں کو سزائے موت

نئی دہلی ۲۷ مئی۔ بھارت کی سپریم کورٹ نے تلنگانہ کے سترہ کمیونسٹوں کی سزائے موت کے نفاذ میں توقف کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ انہیں حیدرآباد ہائی کورٹ سے موت کی سزائیں ہو چکی ہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ سے خاص درخواست کی تھی۔ کہ انہیں سزاؤں کے خلاف اپیل کی اجازت دی جائے۔

### بھارت کے نئے وزیر بحالیات

نئی دہلی ۲۷ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر موہن لال سکسینہ کی جگہ سر اجیت پرشاد جین کو بھارت کی مرکزی حکومت کا وزیر بحالیات مقرر کیا گیا ہے۔

### عرب لیگ اور مصر کا موقف

قاہرہ ۲۷ مئی۔ مصری پارلیمنٹ کی مالی کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ اگر مصر نے دیکھا کہ عرب لیگ بڑی طاقتوں کی خواہشات کا آلۂ کار بن رہی ہے۔ تو وہ عرب لیگ سے متعلق اپنے مستحکم رویہ پر کاربند رہنے سے نہیں ہچکچائے گا۔ کمیٹی نے عرب پالیسی پر مسئلہ فلسطین کے تجربہ اور لیگ کے بعض عرب ممالک کے رویہ کی روشنی میں نظرثانی کرنے کے لئے کہا ہے۔

### ایران اور پاکستان میں ہم آہنگی

طہران ۲۷ مئی۔ پشاور ہیررز فٹ بال ٹیم کے اعزاز میں پاکستانی سفیر مسٹر غضنفر علی خاں نے دعوت طعام دی۔ اس دعوت پر تقریر کرتے ہوئے ہز ایکسی لینسی جنرل جہانبانی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ روحانی نظریات کی ہم آہنگی، مشترک ہمدردیوں اور مشترک امیدوں کی بدولت ایران اور پاکستان کے عوام ایک دوسرے کے اتنے قریب ہیں کہ انہیں دو مختلف قومیں سمجھنا مشکل ہے۔

اس تقریب میں پاکستانی فوج کے ایجوٹنٹ جنرل میجر جنرل ایوب خاں بھی شریک تھے۔

## حادثہ ارتحال

میرا لڑکا عزیزم اعزاز اللہ پائیلٹ افسر ۲۵ مئی کو صبح ہوائی حادثہ پیش آنے کی وجہ سے پشاور کے قریب شہید ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ابھی چند ماہ ہوئے امریکہ سے ایئر فورس کی ٹریننگ لے کر آیا تھا۔ نہایت ہونہار سعید فطرت اور منکسر المزاج اور واقف زندگی تھا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایئر فورس میں بھرتی ہوا تھا۔

۲۶ مئی بروز جمعہ اس کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز لاہور لایا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب جماعت ازراہ شفقت و ہمدردی ہوائی اڈہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ لاہور میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد لاش ربوہ لے گئے۔ جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور عصر کے وقت میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

اہلیہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم نلوہ بلڈنگ گوجرانوالہ

## خان لیاقت کے امریکہ کے ۲۴ روزہ دورے کے تاثرات

بوسٹن ۲۷ مئی۔ کل بوسٹن سے امریکہ کے ۲۴ روزہ دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ میں امریکہ کے ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک جہاں کہیں بھی گیا ہوں امریکی عوام انتہائی مہمان نوازی تواضع اور محبت سے پیش آئے ہیں۔ امریکی عوام یقیناً متحیر ہیں کہ پاکستان نے اس مختصر سے عرصہ میں کس قدر حیرت انگیز ترقی کر لی ہے اور کس طرح اس قدر عظیم الشان مشکلات پر قابو پا لیا ہے۔

آپ نے کہا امریکہ کو نہ صرف ہمارے متعلق مکمل معلومات حاصل ہوئی ہیں بلکہ وہ اب ہمارے ملکی معاملات میں گہری دلچسپی لینے لگ گیا ہے۔ انہیں اس بات کو ماننے میں کوئی جھجک نہیں کہ پاکستانیوں نے یہ مقام محض اتحاد۔ ایثار اور تنظیم سے حاصل کیا ہے اور کوئی عجب نہیں کہ کسی دن پاکستان انہی صفات سے امریکہ جیسا بلند مقام حاصل کرے۔ آپ نے آخر میں کہا میری زندگی پاکستان کی خدمت کیلئے وقف ہے اور میں اس کے سوائے کچھ نہیں چاہتا کہ وہ دن بدن مستحکم ہو اور پھلے پھولے۔

## اقلیتی معاہدے کو عملی جامہ پہنائیے۔ غیر مسلم لیڈروں سے اپیل

سلہٹ ۲۷ مئی۔ اگلے دن صوبائی وزرائے اعظم کی کانفرنس منعقدہ شیلانگ سے واپسی پر مشرقی بنگال کے وزیر اعظم سلہٹ رکے۔ جہاں ایک مجمع عام کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے دونوں فرقوں کے لوگوں کو ایسی فضا پیدا کرنے کی تلقین کی۔ جس میں لوگوں کو اپنے وطن چھوڑ کر جانے اور جلاوطن ہونے کی ضرورت نہ پڑے۔ آپ نے مخالف فرقوں کے لیڈروں سے اپیل کی کہ وہ عوام میں امن و امان اور دوستی کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے غیر مسلم لیڈروں کو مشورہ دیا کہ وہ بے کار بیٹھنے کی بجائے مسلم لیڈروں کا ہاتھ بٹائیں اور دورے کر کے ہر ممکن کوشش سے معاہدے کو عملی جامہ پہنائیں۔ آپ نے کہا اگر عوام کی اکثریت چاہے تو حکومت کی مدد کے بغیر بھی غنڈوں اور شر پسندوں سے مواخذہ کر سکتی ہے۔ آپ نے جہاں ایک طرف بعض کانگرسی لیڈروں کی صفات کا سراہا۔ وہاں اس پر افسوس کا اظہار بھی کیا کہ ایک طبقہ اب بھی معاہدے کی مخالفت کر رہا ہے۔ اسی جلسے میں پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان نے بھی تقریر کی اور ورکروں پر زور دیا۔ کہ اس کار خیر کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

کراچی ۲۷ مئی۔ کراچی کے راشن بندی کے علاقہ میں گیہوں اور آٹے کی قیمت میں ۲ روپے ۸ آنے فی من اور میدہ و سوجی کی قیمت ایک روپیہ ۱۲ آنے فی من کمی ہو گئی ہے۔

حکومت پاکستان نے غیر ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیارہ پاکستانی طالبات اور ۴۲ طلباء کو وظائف (برائے سنہ ۱۹۴۹ء) دئیے ہیں۔